بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خانزادی نے یہ ناول (تیر جا تجھے معاف کیا) صرف اور صرف نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔اس ناول (جا تجھے معاف کیا) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیوایرا میگزین

****

وہ چاروں تصویریں دیکھنے میں مصروف تھیں کہ اچانک کمرے کا دروازہ ناک ہوا۔

دروازے کی آواز پر وہ چاروں دروازے کی طرف متوجہ ہوئیں۔

عافیہ کی تو آنکھیں ہی پھٹی رہ گئیں سمیر کے حلیے کو دیکھ کر۔

سامنے سمیر کھڑا تھا اور اس کے ساتھ ایک آدمی بھی تھا۔

کچھ دیر کے لیے کسی دوسرے روم میں چلی جاو تم سب!

مجھے یہ لاک ٹھیک کروانا ہے۔۔۔۔!

سمیر لاک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

زرتشہ تپ کر رہ گئی۔ مگر بولی کچھ نہی۔

جانتی تھی اس شخص سے بحث کرنے کا کوئی فائدہ نہی ہے۔

یہ کسی کی نہی سنتا!

بس اپنی ہی منواتا ہے۔

ہم ڈنر۔

زرتشہ ایک ایک لفظ چبا کر بولتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔

ایک غصیلی نظر دروازے کے باہر کھڑے سمیر پر ڈالی۔

بدلے میں سمیر نے اس کی طرف پیاری سی مسکراہٹ اچھالی۔

زرتشہ پیر پٹختی ہوئی آگے بڑھ گئی اور وہ تینوں بھی اس کے ساتھ چل دیں۔

زرتشہ یہ سب کیا تھا؟

New Era Magazine

یہ سمیر اتنا چینج کیسے ہو گیا؟

یہ تمہارے کمرے میں کیا کر رہا تھا؟

یہ کب سے تمہارے کام کرنے لگا؟

عافیہ حیرتوں میں ڈوبی سوال پر سوال کرتی چلی گئی۔

یہ مصیبت میرا پیچھا نہی چھوڑنے والی۔

زرتشہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

آخر یہ سب ہو کیا رہا ہے؟

کوئی مجھے بتائے گا کچھ؟

عافیہ ان تینوں کو گھورتے ہوئے بولی۔

یار بتانا کیا ہے؟

سب کچھ تمہارے سامنے ہی تو ہے!

نیلم جھنجلاتے ہوئے بولی۔

مطلب؟

عافیہ نے بھنوئیں اچکائیں۔

مطلب یہ کہ ہماری پیاری دوست زرتشہ خان کی محبت میں قید ہو چکا ہے "سمیر ڈان۔

یہ سب کچھ اس نے زرتشہ کی خاطر کیا ہے!

تاکہ اس کو اپنی محبت کا یقین دلا سکے۔

نازیہ کے جواب پر عافیہ حیران سی زرتشہ کو دیکھنے لگی۔

زرتشہ کیا واقعی اس نے تمہارے لیے۔۔

میرے لیے نہی!

اس سے پہلے کے عافیہ مزید بولتی۔زرتشہ نے اسے ٹوک دیا۔

یہ سب وہ اپنے لیے کر رہا ہے۔اور ہم سب کو بے وقوف بنا رہا ہے۔

اسے جتنا کچھ میں نے سنایا تھا۔یہ تو ہونا ہی تھا پھر۔

اس کی مردانگی پر سوال جو اٹھا تھا!

خیر تم لوگ چھوڑو یہ سب۔۔۔اگنور کرو اسے۔

جو کرتا ہے کرنے دو!

زرتشہ لاپرواہی سے بولتی ہوئی کاونٹر کی طرف بڑھ گئی۔

اور یہ دروازے والا کیا سین ہے تم لوگ ہی بتا دو یار۔زرتشہ تو بتانے سے رہی۔

عافیہ بے زار ہوتے ہوئے بولی۔

دروازے والا سین۔۔۔شروع سے بتاتی ہوں۔

نازیہ کچھ سوچتے ہوئے بولی۔

دراصل آج چھٹی سے پہلے زرتشہ لائبریری گئی تھی۔

ہم دونوں کینٹین میں اس کا انتظار کر رہی تھیں۔

اچانک کہہ لو یا پھر جان بوجھ کر۔سمیر بھی لائبریری پہنچ گیا۔

زرتشہ کا کہنا ہے کہ سمیر نے اس کے ساتھ بد تمیزی کرنے کی کوشش کی تھی۔

بس اسی لیے وہ وہاں سے اکیلی ہاسٹل آگئی۔

اس کا فون بھی بند تھا۔

جب کافی دیر انتظار کرنے پر بھی زرتشہ نہی آئی تو ہم دونوں ہاسٹل واپس آگئیں۔

زرتشہ خود کو کمرے میں بند کیے بیٹھی تھی۔ہم دونوں بہت دیر تک دروازہ بجاتی رہی مگر کوئی فائدہ نہی ہوا۔

پھر اچانک سمیر وہاں آگیا اور اس نے دروازے کا لاک توڑ ڈالا اور میرا فون بھی۔

نازیہ نے اپنا ٹوٹا فون بیگ سے نکال کر عافیہ کے سامنے رکھ دیا۔

اوہ۔۔۔یہ سمیر کبھی نہی سدھرنے والا!

عافیہ افسوس کرتے ہوئے بولی۔

ناہ ناہ۔۔۔ایسا مت بولو۔

نیلم نے اسے ٹوکا۔

اگر آج سمیر اسے اپنے گھر واپس جانے سے نا روکتا تو ابھی زرتشہ ہمارے ساتھ نہ ہوتی۔

مطلب؟

عافیہ نا سمجھی سے بولی۔

مطلب یہ کہ زرتشہ ڈر کر اپنے گھر واپس جانے والی تھی۔

مگر ہم نے سمیر کو بتا دیا۔اور وہ ہم سے پہلے ہی بس اڈے پر پہنچ گیا۔

زرتشہ کو اپنی جیپ میں واپس چھوڑ گیا ہاسٹل۔

واہ۔۔۔آخر یہ سمیر ہے کیا میری تو سمجھ سے باہر ہے۔عافیہ سر تھامتے ہوئے بولی۔

تم لوگوں کو کیا لگتا ہے وہ واقعی زرتشہ سے محبت کرتا ہے؟

پتہ نہی!

نیلم نے کندھے اچکائے۔

مگر وہ وہ زرتشہ کو واپس لے آیا۔

آخر کیوں؟

یہ بات ہمیں بھی پریشان کر رہی ہے۔

بس میرے ایک میسیج پر وہ بس اڈے پہنچ گیا۔

چاہتا تو جانے دیتا زرتشہ کو۔

اس سمیر نامی بندے کو سمجھنا ناممکن ہے۔

اف۔۔۔جب میں گئی تھی تم بھی سمیر، سمیر، سمیر!

واپس آئی ہوں تو اب بھی سمیر ہی زیرِ بحث ہے۔

کوئی اور بات بھی کر لو یار!

کیا ہوا بور کیوں ہو رہی ہو؟

زرتشہ آرڈر دے کر واپس گئی اور مسکراتے ہوئے بولی۔

زرتشہ!

اس سے پہلے کہ عافیہ کچھ بولتی زرتشہ کا نام کسی نے پکارا وہ بھی بہت غصے سے۔

زرتشہ نے پلٹ کر دیکھا۔سامنے باسط کھڑا تھا بہت غصے سے۔

جی باسط لالہ!

کیا ہوا آپ بہت پریشان لگ رہے ہیں؟

زرتشہ مجھے بس ایک بات کا جواب دے دو۔

کیا سمیر نے آج تمہارے ساتھ بد تمیزی کی لائبریری میں؟

زرتشہ کے ہاتھ،پیر پھول گئے باسط کی بات پر۔

وہ گھبرا کر ان تینوں کی طرف دیکھنے لگی۔

زرتشہ جواب دو مجھے؟

باسط غصے سے دھاڑا۔

جی۔۔زرتشہ بس اتنا بول کر سر جھکا گئی۔

اس کی اتنی ہمت!

آج میں اس کو چھوڑوں گا نہی۔۔۔۔

باسط غصے میں وہاں سے چل پڑا۔

زرتشہ بھی اس کے پیچھے دوڑی۔

اوہ شٹ!

یہ اچھا نہی ہوا۔۔۔وہ تینوں بھی زرتشہ کے پیچھے دوڑیں۔

New Era Magazine

نہی باسط لالہ رک جائیں!

وہ اپنی غلطی کے لیے معافی مانگ چکا ہے۔

آئندہ ایسا کچھ نہی کرے گا وہ۔ وعدہ کیا ہے اس نے۔

آپ پلیز رک جائیں!

زرتشہ اس کے ساتھ ساتھ چلتی بول رہی تھی مگر باسط نے اس کی ایک نہی سنی۔

بوائز ہاسٹل پہنچ کر باسط سمیر کے کمرے کی طرف بڑھا۔

زرتشہ وہی گیٹ پر رک کر گارڈ سے اندر جانے کی اجازت مانگنے لگی۔

گارڈ کسی صورت بھی ان سب کو اندر جانے کی اجازت نہی دے رہا تھا۔

وہ چاروں بے بسی سے وہیں گیٹ کے باہر باسط کے واپس آنے کا انتظار کرنے لگیں۔

باسط سمیر کے کمرے تک گیا تو اس کے کمرے کے دروازے پر تالا لگا تھا۔

باسط نے غصے سے دروازے پر ایک ٹانگ رسید کی۔

شور کی آواز پر ارد گرد کے کمروں سے لڑکے باہر آنے لگے۔

کہاں گیا ہے یہ؟

باسط سامنے والے کمرے سے جھانکتے لڑکے کو دیکھتے ہوئے دھاڑا۔

سمیر بھائی تو اس وقت جِم جاتے ہیں۔

اس لڑکے نے مختصر جواب دیا۔

کونسی جم؟

ایڈریس دو مجھے !

باسط پھر سے غصے سے بولا۔

یہ ہاسٹل کی پچھلی گلی میں جو جِم ہے وہاں۔

وہ لڑکا بس اتنا بول کر اپنے کمرے میں گھس گیا۔

باسط غصے سے وہاں سے چل پڑا۔

زرتشہ نے اسے واپس آتے دیکھا تو جلدی سے اس کی طرف بڑھی۔

باسط لالہ آپ چھوڑ دیں اس بات کو خدا کا واسطہ ہے !

زرتشہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی۔

زرتشہ تم مجھے خدا کا واسطہ مت دو۔

آج میں اس کو چھوڑنے والا نہی ہوں !

اس کی بدتمیزیاں دن بدن بڑھتی جا رہی ہیں۔اسے لگام ڈالنی ہی ہو گی۔

یہ کیا تمہیں لاوارث سمجھتا ہے۔

تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہی ہے۔میں تمہارے ساتھ ہوں۔

سب مجھ پر چھوڑ دو !

تم ہاسٹل واپس جاو میں اس کو جم میں ہی دیکھ لوں گا۔

باسط غصے سے بولتے ہوئے وہاں سے چل پڑا۔

وہ چاروں بھی باسط کے پیچھے پیچھے دوڑیں۔

New Era Magazine

باسط لالہ رک جائیں پلیز!

زرتشہ بول رہی تھی۔ مگر باسط سننے کے موڈ میں ہی نہی تھا۔

وہ غصے سے جم کا دروازہ کھولتے ہوئے اندر داخل ہوا۔

وہ چاروں بھی اس کے ساتھ جم میں داخل ہوئیں۔

کاونٹر پر بیٹھا جم کا مالک پریشانی سے ان کی طرف دیکھنے لگا۔

سمیر کہاں ہے؟

باسط دونوں ہاتھ کاونٹر پر رکھتے ہوئے بولا۔

وہاں۔۔۔!

اس نے دور کھڑے سمیر کی طرف اشارہ کیا۔

مگر ہوا کیا ہے؟

وہ پریشانی سے بولا۔

باسط اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

سمیر مسکراتے ہوئے فیصل اور نوید سے باتیں کرنے میں مصروف تھا۔

اچانک اس کی نظر سامنے سے آتے باسط اور اس کے ساتھ آتی زرتشہ اور باقی سب پر پڑی۔

سمیر نے حیرت سے ان سب کو دیکھا۔

باسط تیزی سے سمیر کی طرف بڑھا اور ایک ہاتھ سمیر کی گردن پر رکھتے ہوئے اسے دھکا دیتے ہوئے دیوار سے لگا دیا۔

New Era Magazine

سمیر اس اچانک ہونے پر حملے پر کچھ سمجھ ہی نہی پایا۔

جب اپنی گردن پر دباو محسوس ہوا تو دونوں ہاتھ باسط کی گردن پر رکھ دیا۔

سمیر کی گردن پر باسط کی گرفت ڈھیلی پڑنے لگی۔

سمیر چھوڑ دو انہیں!

زرتشہ تیزی سے آگے بڑھی۔

سمیر غصے سے اس کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا۔

اگر تم کہتی ہو تو چھوڑ دیتا ہوں۔

سمیر نے باسط کو چھوڑا تو کھانستے ہوئے دیوار سے جالگا۔

سمیر نے آگے بڑھ کر اس کے بال تھامتے ہوئے چہرہ اوپر کیا۔

ابھی بچے ہو تم بیٹا!

اس طرح کے کھیل کھیلنے کی کوشش مت کرنا آئندہ چوٹ لگ جائے گی سمجھے!

یہ باڈی میں نے تم جیسوں سے نپٹنے کے لیے ہی بنائی ہے۔

سمیر اپنے ابھرتے بازووں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

وہ اس وقت کالے ٹراوزر اور کالی بنیان پہنے کھڑا تھا۔

باسط جیسے ہی تھوڑا سنبھلا اس نے پھر سے سمیر پر حملہ کر دیا۔

اب کی بار اس نے سمیر کے پیٹ پر مکا رسید کیا۔

اوئے۔۔۔فیصل اور نوید تیزی سے آگے بڑھے۔

New Era Magazine

سمیر نے ہاتھ کے اشارے سے ان کو آگے بڑھنے سے روک دیا۔

اٹس اوکے!

بچے کو میں دیکھ لوں گا!

کم آن۔۔۔لیٹس فائٹ!

سمیر نے اسے پھر سے للکارا۔

باسط پھر سے آگے بڑھا۔

تیری ہمت کیسے ہوئی زرتشہ کو ہاتھ لگانے کی۔

باسط نے پھر سے ایک مکا سمیر کے پیٹ میں مارا۔

باسط لالہ بس کر دیں!

چلیں یہاں سے۔۔زرتشہ ان دونوں کے درمیان آرکی۔

سمیر مسکرا دیا۔

اچھا تو یہ بات ہے!

بہن کا بدلہ لینے آئے ہو؟

سمیر ایسے ظاہر کر رہا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

سب لوگ اپنی ورزش چھوڑ کر ان دونوں کو دیکھنے میں مصروف ہو گئے۔

دیکھو بیٹا بہنوئی ہوں تمہارا میں!

یہ مار پیٹ مہنگی پڑ سکتی ہے تمہیں، سمیر آنکھ دباتے ہوئے بولا۔

New Era Magazine

باسط مزید تپ گیا۔

زرتشہ کو پیچھے کرتے ہوئے پھر سے سمیر کی طرف بڑھا۔

میں تمہاری زبان کھینچ لوں گا۔اگر اب تم نے زرتشہ کے بارے میں ایک لفظ بھی بولا۔

باسط نے سمیر کی طرف ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ سمیر نے اس کا ہاتھ روک لیا اور سر نفی میں ہلا دیا۔

ناں بیٹا اب اور نہی!

"میں کروں گا زرتشہ کی بات کیا کر لوگے تم؟

سمیر اس کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے بولا۔

میں تمہاری جان لے لوں گا!

باسط غصے سے دھاڑا۔

وجہ؟

آخر مسئلہ ہی کیا ہے تمہیں ہم دونوں سے؟

زرتشہ میری ہونے والی بیوی ہے!

عزت ہے میری!

باسط غصے سے دھاڑا۔

سمیر نے مسکراتے ہوئے زرتشہ کی طرف دیکھا۔

اب کیا کہو گی تم؟

سارا دن جس کو باسط لالہ، باسط لالہ پکارتے نہی تھکتی تم۔وہ تو دل میں تم سے شادی کے ارمان لیے پھیرتا ہے۔

واہ۔۔۔۔کیا ہی بات ہے!

سمیر کے الفاظ زرتشہ کو کانٹوں کی طرح چھبے۔

وہ غصے سے باسط کی طرف بڑھی۔

باسط لالہ!

آپ یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں؟

میں بلکل ٹھیک کہہ رہا ہوں زرتشہ!

تم میری ہونے والی بیوی ہو!

زرتشہ غصے سے وہاں سے پلٹی۔۔۔بس کر دیں آپ دونوں۔

"میری عزت کا مزید تماشہ مت بنائیں!

زرتشہ ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

سمیر دونوں بازو سینے پر فولڈ کیے لب بھینچے زرتشہ کو دیکھنے لگا۔

آج اس بات کو یہی ختم کر دیا جائے اور میری زندگی میں دخل اندازی بند کر دیں آپ دونوں۔

چلو یہاں سے۔۔۔زرتشہ ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

رکو زرتشہ!

سمیر کی آواز پر زرتشہ پلٹی۔

New Era Magazine

"آج یہ معاملہ یہی ختم ہو گا!

سمیر زرتشہ سے بولتے ہوئے واپس فیصل اور نوید کی طرف پلٹا۔

وہ دونوں جِم سے باہر نکل گئے۔

کیا کرنا چاہتے ہو اب تم؟

زرتشہ، سمیر کی طرف بڑھی۔

بہت جلد پتہ چل جائے گا تمہیں!

بس پانچ منٹ انتظار کر لو۔

سمیر نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں واپس آئے۔ مگر اکیلے نہی!

ان کے ساتھ نکاح خواں بھی تھا۔

دروازے بند کروا دو سارے اور گارڈز کو اندر بلوا لو۔

سمیر کی بات پر زرتشہ نے حیرانگی سے سمیر کی طرف دیکھا۔

یہ سب کیا کر رہے ہو تم؟

وہ غصے سے چلائی۔

سمیر نے بس مسکرانے پر اکتفا کیا۔

باسط بھی غصے سے آگے بڑھا۔

یہ کیا تماشہ لگا رکھا ہے تم نے؟

New Era Magazine

پریشان مت ہو بیٹا!

"تمہاری نمازِ جنازہ نہی پڑھوانے لگا!

"نکاح پڑھوانے لگا ہوں۔

"زرتشہ خان کے ساتھ!

سمیر کی بات پر سب کے چہروں پر حیرانگی چھا گئی۔

زرتشہ کو لگا جیسے وہ کوئی برا خواب دیکھ رہی ہے۔

یہ کیا بدتمیزی ہے سمیر؟

زرتشہ غصے سے سمیر کی طرف بڑھی۔

تم کون ہوتے ہو میری زندگی کا فیصلہ کرنے والے!

بند کرو یہ سب ابھی کہ ابھی!

جانے دو ہم سب کو یہاں سے ورنہ اچھا نہی ہو گا تمہارے لیے۔

زرتشہ غصے سے سمیر کو دھمکانے والے انداز میں بولی۔

اوہ۔۔۔میں ڈر گیا!

سمیر سینے پر ہاتھ رکھنے کر ڈرنے کی ایکٹنگ کرنے لگا۔اور ساتھ ہی قہقہ لگا دیا۔

زرتشہ نے نفرت بھری نگاہوں سے اسے دیکھا۔

سمیر مسکراتے ہوئے باسط کی طرف بڑھا۔

آو بھئی بیٹا سائن کرو نکاح نامے پر!

مولوی صاحب نکاح شروع کریں!

کیا بکواس ہے یہ سب سمیر؟

باسط غصے سے چلایا۔

مزاق سمجھ رکھا ہے کیا؟

نکاح کوئی بچوں کا کھیل نہی ہے۔اور نہ ہی میں تمہارا غلام ہوں جو تمہاری ہر بات مان لوں گا۔

بند کرو یہ ڈرامہ!

چلو زرتشہ یہاں سے!

باسط تیزی سے زرتشہ کی طرف بڑھا۔

سمیر سینے پر دونوں بازو فولڈ کیے مسکراتے ہوئے ان سب کو جاتے ہوئے دیکھنے لگا۔

جیسے ہی وہ دونوں دروازے کے پاس پہنچے،سامنے کھڑے گارڈز نے بندوقوں کا رخ ان کی

جانب موڑ دیا۔

جس کا مطلب تھا کہ یہاں سے نکلنا مشکل ہے اب!

جانے دو ہمیں!

باسط غصے سے گارڈز پر چلایا۔

جب تک باس کا آرڈر نہی ملتا،آپ سب یہاں سے نہی جا سکتے۔

گارڈ کے جواب پر باسط غصے سے سمیر کی طرف پلٹا۔

ان سے کہو ہمیں یہاں سے جانے دیں۔

New Era Magazine

سمیر مسکراتے ہوئے ان کی طرف بڑھا۔

شاید تم نے سنا نہی میں نے کیا کہا ہے۔

"تمہارا نکاح ہو گا وہ بھی ابھی زرتشہ خان سے !

سمیر نے ایک بار پھر سے اپنی بات دہرائی۔

چلو اب سمیر باسط کو بازو سے کھینچتے ہوئے کرسی تک لے آیا۔

بیٹھو یہاں !

مولوی صاحب نکاح شروع کریں۔

سمیر کے کہنے پر مولوی صاحب نے نکاح پڑھانا شروع کر دیا۔

سمیر بند کرو یہ سب، میں یہ نکاح نہی کروں گا۔

باسط کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

کیوں ؟

کیوں نہی کرو گے تم زرتشہ سے نکاح ؟

شادی ہونے والی ہے نا تم دونوں کی، تو نکاح آج ہی سہی۔

"کل کرے سو آج، آج کرے سو اب !

یہ کہاوت تو سنی ہی ہو گی تم نے۔

کل بھی نکاح اسی سے کرنا ہے تو آج کیوں نہی ؟

اب چپ کیوں ہو باسط خان ؟

جواب دو!

سمیر سوال پر سوال کرتا چلا گیا۔

میں نہی کر سکتا یہ نکاح!

مجھے جانے دو یہاں سے، یہ تمہارا اور زرتشہ کا معاملہ ہے۔ تم دونوں جانو۔

آج کے بعد میں اس معاملے میں نہی پڑوں گا۔

مجھے معاف کر دو!

پلیز مجھے جانے دو یہاں سے۔

باسط کا سارا غصہ اب ہوا بن چکا تھا۔

"اب آئے نہ اپنی اصلی اوقات پر!

بس یہی تھی تمہاری مردانگی؟

ویسے تو تم کہتے پھرتے ہو کہ زرتشہ میری ہونے والی بیوی ہے اور جب بات نکاح کی آئی تو نکل چلے پتلی گلی سے۔

واہ مسٹر باسط خان واہ!

سمیر نے تالی بجاتے ہوئے اسے داد دی۔

زرتشہ غصے سے باسط کی طرف بڑھی۔

باسط لالہ یہ سب کیا ہے؟

کچھ نہی ڈر گیا ہے بچہ!

"تم فکر مت کرو زرتشہ !

"آج ہی نکاح ہو گا تمہارا!

مولوی صاحب نکاح شروع کریں!

سمیر نے زرتشہ کا بازو تھامتے ہوئے اسے کرسی پر بٹھا دیا۔

سمیر ولد محمد منیب۔۔۔ سکہ راج الوقت حق مہر پچاس ہزار، زرتشہ خان ولد محمد ظہیر سے ان سارے گواہوں کے ماتحت، کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟

سمیر کا نام سن کر زرتشہ کے پیروں تلے جیسے زمین سرک گئی۔

زرتشہ نے پلٹ کر سمیر کی طرف دیکھا۔

سمیر مسکرا دیا۔وہ دونوں ہاتھ زرتشہ کی کرسی پر جمائے کھڑا تھا۔

"قبول ہے!

سمیر چہرے پر مسکراہٹ سجائے بولا۔

مولوی صاحب کے یہ الفاظ مزید دو مرتبہ دہرانے پر بھی سمیر نے یہی جواب دیا۔اور آگے بڑھ کر نکاح نامے پر سائن کر دیئے۔

زرتشہ خان ولد محمد ظہیر خان، سکہ راج الوقت حق مہر پچاس ہزار اور ان سارے گواہوں کے ماتحت، سمیر ولد محمد منیب سے، کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟

نہی۔۔۔زرتشہ نے سر نفی میں ہلایا۔

سمیر زرتشہ کے کان کے پاس جھکا،

"اگر اپنی دوستوں کی جان پیاری ہے تو نکاح قبول کرلو، ورنہ جو ہو گا۔اس کی زمہ دار تم خود ہو گی،،

سمیر کی بات پر زرتشہ چونک کر کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

اس کی نظر دروازے کی طرف پڑی تو دھنگ رہ گئی۔

دونوں گارڈز ان کی طرف بندوقیں تانے ہوئے تھے۔

سمیر چھوڑدو ان سب کو، یہ تم ٹھیک نہی کررہے۔

چھوڑدوں گا، پہلے تم یہ نکاح قبول کرو!

تم ایک گھٹیا انسان ہو سمیر!

زرتشہ غصے اور بے بسی سے بولی۔

جانتا ہوں، مگر جیسا بھی ہوں تمہیں قبول کرنا پڑے گا۔

بدلے میں سمیر چہرے پر مسکراہٹ سجائے بولا۔

زرتشہ نے ایک حقارت بھری نظر چپ چاپ کھڑے باسط پر ڈالی۔

باسط نظریں پھیر گیا۔جیسے کہنا چاہ رہا ہو مجھے کوئی فرق نہی پڑتا۔

زرتشہ تم یہ نکاح مت کرنا، ہماری فکر مت کرو۔

سمیر کچھ نہی بگاڑ سکتا ہمارا!

یہ بس ہمیں ڈرا رہا ہے اور کچھ نہی۔

New Era Magazine

ہماری یہی کمزوری ہے کہ ہم ڈر جاتی ہیں اس سے اور یہ ہر بار ہماری اسی کمزوری کا فائدہ اٹھاتا ہے۔

نیلم چلا کر بول رہی تھی۔

زرتشہ نے ایک بار پھر سے بے بسی سے سمیر کی طرف دیکھا۔

سمیر مسکراتے ہوئے ان تینوں کی طرف پلٹا۔

اپنی جیب سے پسٹل نکالی اور نیلم کے پاوں کے بلکل قریب گولی چلادی۔

"نشانہ تمہارے پیر پر بھی لگ سکتا تھا!

اب اگر تم تینوں میں سے کسی نے بھی زبان کھولی تو انجام کی زمہ دار خود ہو گی،،

"میرا نشانہ کبھی غلط نہی ہوتا، مائینڈ اٹ!

سمیر پسٹل جیب میں رکھتے ہوئے زرتشہ کی طرف پلٹا۔

ان تینوں پر تو جیسے خوف طاری ہو گیا۔

زرتشہ اپنی ڈری سہمی دوستوں کو دیکھ کر خود کو بہت بے بس محسوس کرنے لگی۔

سمیر نے مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھا اور کرسی پر بیٹھنے کو اشارہ کیا۔

زرتشہ کے پاس اب اس نکاح کو قبول کرنے کے سوا کوئی چارہ نہی تھا۔

اس نکاح کا انجام بہت برا ہونے والا ہے۔ زرتشہ کو مستقبل دکھائی دینے لگا۔

ابھی سمیر اس کے بھائیوں کو جانتا نہی۔۔ جب ان کو اس نکاح کی خبر ملے گی تو پتہ نہی کیا قیامت گزرے گی مجھ پر۔

زرتشہ بے بسی سے دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی۔

مولوی صاحب نے پھر سے اپنے الفاظ دہرائے۔

زرتشہ نے ظبط سے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا۔

قبول ہے!

تین بار قبول کرنے کے بعد زرتشہ نے گال پر بہتے آنسو صاف کرتے ہوئے نکاح نامے پر سائن کر دیئے۔

نکاح ہوتے ہی ہر طرف سے مبارک باد وصول ہونے لگیں۔

باسط خاموش تماشائی بنے کھڑا سب دیکھ رہا تھا۔

فیصل اور نوید مولوی صاحب کو واپس چھوڑنے چلے گئے۔

سمیر کے کہنے پر جِم کے دروازے کھول دیئے گئے۔

وہ تینوں بے بسی سے آنسو بہاتی زرتشہ کے پاس آ رکیں۔

وہ تینوں بھی رو رہی تھیں اور زرتشہ کو چپ کروانے کی کوشش کر رہی تھیں۔

"اپنی بیوی کے آنسو پونچھنے کے لیے میں زندہ ہوں ابھی، تم تینوں رفو چکر ہو جاو یہاں سے ابھی کے ابھی!

سمیر کی آواز پر وہ تینوں بے بسی سے باہر کی طرف بڑھ گئیں۔

زرتشہ بھی جانے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی۔

سمیر نے اس کا ہاتھ تھام لیا اور واپس کرسی پر بٹھا دیا۔

New Era Magazine

ساری جِم خالی ہو چکی تھی۔ گولی چلنے کی وجہ سے سب خوفزدہ ہوتے ہوئے باہر نکل گئے۔

سمیر اور زرتشہ آمنے سامنے رکھی کرسیوں پر بیٹھے تھے۔

اس کا کیا کرنا ہے سمیر؟

فیصل گم سم سے کھڑے باسط کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

سمیر نے باسط کو آواز دی۔

ادھر آو۔۔۔

باسط بھاری قدموں کے ساتھ وہاں آرکا۔

"مبارک باد نہی دو گے؟

سمیر کی بات پر باسط نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ پھر لاپرواہی سے سمیر کو مبارک باد دی۔

نہی مجھے نہی۔۔اپنی بہن کو دو مبارک باد!

سمیر کے ٹوکنے پر باسط زرتشہ کی طرف پلٹا،

"نکاح مبارک ہو زرتشہ!

بہ مشکل ہمت کرتے ہوئے بولا۔

زرتشہ تیزی سے اٹھی اور زوردار تھپڑ باسط کے چہرے پر لگایا۔

فیصل اور نوید ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہونے لگے۔ جبکہ سمیر لب بھینچے باسط کو دیکھ رہا تھا۔

یہ کیا بد تمیزی ہے زرتشہ؟

باسط تقریباً چلایا۔

آواز نیچے۔۔۔!

"آئندہ میری بیوی کے ساتھ ایسے بات کرنے کی جرات مت کرنا۔

دفع ہو جاو یہاں سے، دوبارہ میرے سامنے آنے کی ہمت مت کرنا ورنہ بولنے کے لائق نہی چھوڑوں گا۔

باسط ایک نظر سمیر کے ساتھ کھڑی زرتشہ پر ڈالتے ہوئے جِم سے باہر نکل گیا۔

زرتشہ بھی آنسو پونچھتے ہوئی باہر کی طرف چل دی۔

سمیر اس کے راستے میں آ گیا۔

نہی۔۔ نہی۔۔

"اپنی بیوی کو میں خود چھوڑنے جاوں گا، عزت کے ساتھ!

سمیر چہرے پر مسکراہٹ سجائے بولا۔

"ضروری نہی کہ تمہاری ہر بات مانی جائے۔ راستے سے ہٹو سمیر!

زرتشہ خونخوار نظروں سے سمیر کو گھورتے ہوئی بولی۔

"میں تمہاری غلام نہی ہوں!

"غلام نہی ہو، بیوی ہو!

میری ہر بات مانناب فرض ہے تم پر، پیار سے مانو گی تو ٹھیک ہے۔ ورنہ میری عادتوں سے تو واقف ہو۔

New Era Magazine

ہے نا مسز؟

"زبردستی کے شوہر ہو تم!

میں نے تمہیں دل سے قبول نہی کیا، بس مجبوری تھی میری۔

زیادہ شوہروں والا روب دکھانے کی ضرورت نہی ہے، کیونکہ دل سے قبول ہونے والے اور

زبردستی شوہر بننے والے میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے،،

ہے ناں مسٹر سمیر؟

زرتشہ کی باتوں پر سمیر غصہ ہونے کی بجائے مسکرا دیا۔

ہاں جانتا ہوں سب۔۔۔

"زبردستی کا ہی سہی مگر جیسا بھی ہوں اب تمہارا شوہر ہوں۔

میری عزت کیا کرو اب!

سمیر حکمانہ انداز میں بولا۔

ہووو۔۔۔عزت!

"عزت کی بات تم مت کیا کرو، تمہارے منہ سے یہ الفاظ اچھے نہی لگتے،،

"عزت کروانے کے لیے دلوں میں مقام بنانے پڑتے ہیں، زبردستی رشتے نہی!

زرتشہ غصے سے سمیر کو راستے سے ہٹاتی ہوئی جِم سے باہر نکل گئی۔

سمیر کے اشارہ کرنے پر فیصل اور نوید دونوں زرتشہ کے پیچھے چل دیئے۔

جب زرتشہ ہاسٹل کا گیٹ پار کر گئی۔ تو وہ دونوں واپس جِم چلے گئے۔

New Era Magazine

سمیر کیا تھا یہ سب کچھ؟

فیصل غصے سے بولتے ہوئے آیا۔

یہ پلان تو نہی تھا!

تم نے تو کہا تھا اس پیپر پر باسط نام لکھا ہے۔ جبکہ اس پر تمہارا نام تھا۔

تم اپنے نکاح کی تیاری میں تھے۔

ہمیں تو بس باسط کو ڈرانا تھا۔تا کہ آئندہ وہ تمہارے اور زرتشہ کے راستے میں رکاوٹ نہ بن سکے۔ مگر تم نے نکاح ہی کر لیا!

واہ۔۔۔ کیا پلاننگ تھی سمیر ڈان!

سمیر جو تم نے کیا۔ بلکل غلط ہے یار۔

نوید بھی بول پڑا۔

ایک لڑکی کے لیے اس کی عزت ہی سب کچھ ہوتی ہے۔ مزاق میں تم سریس ہو گئے اور نکاح کر لیا۔

نکاح کوئی بچوں کا کھیل نہی ہے سمیر!

اب زرتشہ تمہاری بیوی بن چکی ہے۔

کیا کرو گے اب تم؟

"بدلہ پورا ہوا!

New Era Magazine

اب سے میں کسی زرتشہ خان کو نہیں جانتا اور نا ہی آج کے بعد تم دونوں میں سے کوئی اس بات کا ذکر کرے گا میرے سامنے۔

مائینڈ اِٹ!

سمیر غصے سے باہر کی طرف بڑھا۔

سمیر یہ کیسا بدلہ تھا یار؟

بدلے کی آگ میں نکاح کون کرتا ہے یار!

زرا ٹھنڈے دماغ سے سوچو اس بارے میں۔۔۔نوید نے پھر سے اسے سمجھانا چاہا۔

آئی ڈونٹ کیئر!

سمیر پلٹ کر غصے سے بولا اور وہاں سے چلا گیا۔

فیصل اور نوید اسے جاتے ہوئے دیکھ کر وہاں سے چل دیئے۔

زرتشہ جیسے ہی اپنے کمرے میں پہنچی۔وہ تینوں اسی کے انتظار میں بیٹھی تھیں۔

زرتشہ کو آتے دیکھ تینوں اس کی طرف بڑھیں۔

زرتشہ وئی آر سوری!

ہماری وجہ سے تمہیں یہ سب کرنا پڑا۔

پلیز ہو سکے تو ہم سب کو معاف کر دینا۔

کیسی باتیں کر رہی ہو تم سب؟

New Era Magazine

جو بھی ہوا۔اس میں تم لوگوں کی کوئی غلطی نہی ہے۔شاید میری قسمت میں یہی شخص لکھا ہے۔جس سے میں سب سے زیادہ نفرت کرتی ہوں۔

مگر زرتشہ اب کیا ہو گا؟

اگر تمہارے بھائیوں کو پتہ چلا تو وہ تمہیں اور سمیر دونوں کو زندہ نہی چھوڑیں گے۔

اگر باسط نے ان کو سب کچھ بتا دیا تو؟

زرتشہ گہری سانس لیتے ہوئے بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"میں نہی جانتی میری زندگی کا کیا فیصلہ ہونے والا ہے،میں بس اتنا جانتی ہوں کہ میں اپنے سارے رشتے کھونے والی ہوں۔اس ایک زبردستی کے رشتے کی وجہ سے۔

بھائیوں کے لیے مر جاوں گی میں،یا پھر وہ مجھے خود ہی مار دیں۔

ہر حال میں مرنا ہی لکھا ہے میرے نصیب میں،تو اب ڈرنا کیسا۔

میں ہر طرح کے حالات سہنے کے لیے خود کو مظبوط بنانے کی کوشش کر رہی ہوں۔

یار جاو تم لوگ کھانا یہی لے آو،میں زرتشہ کے پاس ہی ہوں۔

عافیہ کے کہنے پر نیلم اور نازیہ باہر کی طرف چل دیں۔

زرتشہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔اس میں تمہاری کوئی غلطی نہی ہے۔

ہم سب بتائیں گے تمہارے گھر والوں کو۔تم فکر مت کرو۔ہم اس جِم کی فوٹیج نکلوائیں گے پولیس کی مدد سے۔

عافیہ اسے دلاسے دے رہی تھی۔

New Era Magazine

زرتشہ پر اب کسی دلاسے کا اثر نہی پڑنے والا تھا۔وہ جانتی تھی۔ سمیر کوئی ثبوت نہی چھوڑنے والا۔

وہ تینوں کھانا کھانے کے بعد اپنے اپنے کمروں میں چلی گئیں۔زرتشہ کو بھی زبردستی کھانا کھلادیا انہوں نے ورنہ زرتشہ کو تو رونے سے ہی فرصت نہی تھی۔

اگلی صبح وہ تینوں یونیورسٹی کے لیے تیار ہو کر اپنے اپنے کمروں سے باہر نکلیں تو زرتشہ ابھی تک سو رہی تھی۔

عافیہ نے آگے بڑھ کر دروازہ ناک کیا مگر کوئی جواب نہی ملا۔

نیلم نے ہینڈل پر ہاتھ رکھا تو ہینڈل گھوم گیا اور دروازہ کھولتا چلا گیا۔

تینوں نے حیرانگی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور کمرے میں داخل ہو گئیں۔

نا تو زرتشہ کمرے میں تھی اور نا ہی اس کا سامان۔

دروازے کی بیک سائیڈ پر ایک پیپر چپکا ہوا تھا۔

وہ تینوں تیزی سے اس پیپر کی طرف بڑھیں۔

"گھر جا رہی ہوں، میرا نمبر کچھ دنوں تک بند رہے گا۔

سوری فرینڈز!

میں کچھ دن اکیلی رہنا چاہتی ہوں۔

کیا پتہ کب گھر والوں تک اس نکاح کی خبر پہنچ جائے اور وہ مجھ سے تعلق توڑ دیں۔

اس سے پہلے ہی میں اپنوں کے ساتھ رہ کر ان کی محبتیں بٹورنا چاہتی ہوں۔

پلیز مجھ سے رابطہ کرنے کی کوشش مت کرنا تم لوگ اور میرے گھر آنے کا تو سوچنا بھی مت۔میں نہی چاہتی کہ گھر والوں کو میرے اچانک واپس آنے پر شک ہو۔

تو جیسا چل رہا ہے ویسا چلنے دو اور اپنا خیال رکھنا تم سب۔

مجھے خود کو سنبھالنے کے لیے تھوڑا وقت چاہیے۔

اگر سمیر میرے بارے میں پوچھے تو سنبھال لینا تم لوگ،اسے میرا نمبر بلکل مت دینا اور بہت جلد میں خود تم سب سے رابطہ کروں گی۔

تب تک کے لیے خدا حافظ۔

زرتشہ خان۔

آخر میں اس نے اپنا نام لکھا ہوا تھا۔

تینوں نے افسوس سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

اس سمیر کو تو میں چھوڑوں گی نہی۔۔۔نیلم غصے سے کمرے سے باہر نکل گئی۔

نازیہ اور عافیہ بھی اس کے پیچھے چل دیں۔

چھوڑو یار۔۔۔۔زرتشہ کو سنبھلنے میں وقت لگے گا۔

ہمیں سمیر سے پنگا نہی لینا چاہیے۔

نازیہ کی بات پر عافیہ اور نیلم نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا۔

تم سمیر کی سائیڈ لے رہی ہو؟

نیلم غصے سے چلائی۔

نہی۔۔ نہی۔۔میں سمیر کی سائیڈ نہی لے رہی یار۔

میں تو یہ کہہ رہی ہوں کہ کوئی فائدہ نہی ہے اس سے بات کرنے کا۔بلکہ اس کا نقصان ہی ہو گا ہمیں۔

جب ہم اسے زرتشہ کے گھر جانے کا پتہ چلے گا تو وہ ہم سے اس کا نمبر مانگے گا۔

نمبر بند ہو گا تو وہ زرتشہ کے گھر کا پتہ مانگے گا۔

اگر اسے ایڈریس مل گیا تو وہ زرتشہ کے گھر پہنچ جائے گا۔

مطلب زرتشہ کے لیے نئ مصیبت کھڑی ہو جائے گی۔

اب تم دونوں ہی بتاو کیا میں غلط بول رہی ہوں؟

ابھی تو زرتشہ کے پرانے زخم نہی بھرے اور نئے زخموں کا سامان ہم تیار کرنے والی ہیں۔

ہاں کہہ تو تم سہی رہی ہو، مگر ایسا کب تک چلے گا آخر؟

زرتشہ کو واپس تو لانا ہو گا ناں۔

عافیہ اور نیلم اس کی بات سے متفق ہو چکی تھیں۔

اسے کچھ وقت چاہیے، وہ دکھی ہے ابھی۔

مجھے یقین ہے جلدی واپس آجائے گی وہ۔

ٹھیک ہے۔۔۔ نہی کرتی میں بات سمیر سے چلو اب جلدی دیر ہو رہی ہے ہمیں۔

New Era Magazine

وہ تینوں یونیورسٹی کی طرف بڑھ گئیں۔

ان کو پورا دن سمیر یونیورسٹی میں نظر نہی آیا۔تینوں نے خدا کا شکر ادا کیا۔

ایک ہفتہ اسی طرح گزر گیا مگر سمیر یونیورسٹی نہی آیا۔

اب وہ تینوں حیران بھی تھیں اور پریشان بھی۔

زرتشہ سے بھی رابطہ نہی ہو پایا تھا ان کا اور سمیر کا بھی کوئی پتہ نہی چل رہا تھا۔فیصل اور نوید بھی غائب تھے۔

کہی ایسا تو نہی کہ سمیر زرتشہ سے نکاح کر کے اسے ہمیشہ کے لیے چھوڑ گیا ہو۔

یا پھر اس نے کڈنیپ تو نہی کر لیا زرتشہ کو۔

وہ تینوں اپنے ہی اندازے لگائے بیٹھی تھیں مگر حقیقت سے سب انجان تھیں۔

زرتشہ کمرے کی لائٹ بند کرتی ہوئی کھڑکی کے پردے سرکاتی ہوئی نیچے صحن میں دیکھ رہی تھی۔

ابھی ابھی وہ عشا کی نماز ادا کر کے آئی تھی۔

صحن میں لگے بلب سے ہر طرف سنہری روشنی پھیلی ہوئی تھی۔

تب ہی اچانک زرتشہ کی نظر گیٹ سے اندر آتے شخص پر پڑی۔

زرتشہ کو اپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہوا۔

نہی۔۔۔ایسا نہی ہو سکتا۔

سمیر یہاں نہی آ سکتا۔

وہ منہ پر ہاتھ رکھے سمیر کو دیکھ رہی تھی۔

اسی پل سمیر نے نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔وہ اس وقت کالی شلوار قمیض پہنے ہوئے تھا۔

چہرے پر مسکراہٹ سجائے وہ زرتشہ کو ہی دیکھ رہا تھا۔

زرتشہ نے سر نفی میں ہلایا۔جیسے کہنا چاہ رہی ہو۔آگے مت بڑھو سمیر۔

واپس چلے جاو!

مگر سمیر اسے نظرانداز کرتے ہوئے صحن میں آرکا۔

زرتشہ۔۔۔نیچے آو ابھی!

سمیر کی آواز پر زرتشہ کو اپنے پاوں تلے سے زمین سرکتی ہوئی محسوس ہوئی۔

اس میں تو جیسے ہلنے تک کی ہمت نا رہی۔

زرتشہ۔۔۔سنا نہی تم نے؟

"میں نے کہا نیچے آو!

سمیر کے چہرے پر مسکراہٹ کی جگہ اب غصے نے لے لی تھی۔

نہی۔۔۔۔زرتشہ نے سر نفی میں ہلایا۔

سمیر غصے سے آگے بڑھا مگر بشر لالہ سے ٹکرا گیا۔

زرتشہ جیسے ہوش کی دنیا میں واپس لوٹی۔

نہی۔۔۔یہ اچھا نہی ہوا۔وہ زیرِ لب بولی۔

New Era Magazine

کون ہو تم؟

تمہاری ہمت کیسی ہوئی میری بہن کا نام اپنی زبان پر لانے کی،بشر لالہ غصے سے چلائے۔

اتنی دیر میں خضر لالہ بھی وہاں آ پہنچے۔

کون ہے یہ؟

وہ بھی غصے سے چلائے۔

پتہ نہی کون ہے یہ لالہ۔۔۔اب کچھ بول کیوں نہی رہے تم؟

بشر لالہ غصے سے سمیر کی طرف بڑھے۔

دونوں بھابیاں بھی وہاں آ گئیں۔

یہ ٹھیک نہی ہو رہا۔۔۔زرتشہ گال پر بہتے آنسو پونچھتے ہوئے نیچے کی طرف بھاگی۔

اس سے پہلے کہ بشر سمیر کے گریبان تک پہنچتا سمیر نے اس کے ہاتھ تھام لیے اور اسے دور دھکیلا۔وہ لڑکھڑاتے ہوئے فرش پر جا گرا۔

خضر جلدی سے اندر کی طرف بڑھا اور بندوق اٹھائے باہر آ گیا۔

ان کے ہاتھ میں بندوق دیکھ کر ان کی بیوی جلدی سے آگے بڑھی۔

رک جائے خان صاحب۔۔۔پہلے پوچھ تو لیں اس سے،آخر یہ یہاں آیا کیوں ہے۔

"میں یہاں اپنی بیوی زرتشہ کو لینے آیا ہوں!

بیوی۔۔۔؟

زرتشہ تمہاری بیوی کب بنی؟

کیا بکواس ہے یہ؟

بھابی بھی غصے سے چلائی۔

بیوی کا نام سن کر زرتشہ کے قدم آخری سیڑھی پر ہی تھم گئے۔

نہی۔۔۔زرتشہ نے سر نفی میں ہلایا۔

سب نے پلٹ کر زرتشہ کی طرف دیکھا۔

کیا کہہ رہا ہے یہ لڑکا؟

زرتشہ کیا تم جانتی ہو اسے؟

بشر غصیلی نگاہیں سمیر پر گاڑے بولا۔

"یہ سسسسسچ ہے لالہ"

زرتشہ کے جواب پر سب کے چہروں پر ہوائیاں اڑ گئیں۔

کیا کہا تم نے؟

چھوٹی بھابی غصے سے زرتشہ کی طرف بڑھی۔

اس لیے بھیجا تھا تجھے ہاسٹل؟

یہ رنگ رلیاں مناتی پھر رہی تھی تو یونیورسٹی۔

اسی لیے جانا چاہتی تھی تو پڑھنے ہاں؟

منہ کالا کروا آئی ہے اپنا، اور اپنے عاشق کو گھر تک بھی بلا لیا۔

کمبخت ماری۔۔۔۔عزت مٹی میں ملا دی تو نے ہماری۔

New Era Magazine

وہ غصے سے زرتشہ پر ٹوٹ پڑیں۔اس سے پہلے کہ وہ زرتشہ پر ہاتھ اٹھاتیں۔

سمیر بجلی کی سی رفتار سے زرتشہ کے سامنے آر کا۔

اس میں زرتشہ کی کوئی غلطی نہی ہے،میں نے زبردستی یہ نکاح کروایا اس سے۔اور "خبردار جو میری بیوی پر ہاتھ اٹھانے کا سوچا بھی کسی نے 'وہ ہاتھ کاٹ دوں گا میں جو میری بیوی کی طرف بڑھیں گے،،

"میں اپنی بیوی کو لینے آیا تھا،اگر آپ لوگوں کا ڈرامہ ختم ہو گیا ہو تو میں جاوں؟

سمیر کے سوال پر خضر نے بندوق کا رخ سمیر کی طرف کر دیا۔

تم نے ہماری عزت کا جنازہ نکال دیا اور یہاں سے جانے کی بات کر رہا ہے۔

بھول جا کہ اب توں یہاں سے زندہ واپس جا سکے گا!

تمہارے ساتھ تمہاری بیوی کی بھی لاش یہی دفن کروں گا میں۔

خضر نے گولی چلادی۔۔

مگر گولی نا تو سمیر کو لگی اور نا ہی زرتشہ کو۔

سمیر نیچے جھک گیا اور اپنے ساتھ زرتشہ کو بھی کھینچ لیا۔

وہ دونوں فرش پر گر گئے۔

اس سے پہلے کہ دوسری گولی چلتی۔۔۔سمیر نے گولی چلادی جو سیدھی خضر کے سینے میں لگی اور وہی زمین بوس ہو گیا۔

لالہ۔۔۔زرتشہ تیزی سے بھائی کی طرف بڑھی مگر بھابی نے اسے پیچھے دھکیل دیا۔

بھائی کو سنبھالنے کی بجائے بشر نے بندوق سنبھالی اور سمیر پر گولی چلادی۔

سمیر کے بازو پر گولی لگی اور وہ بھی وہی گر گیا

سمیر کو نیچے گرتے دیکھ زرتشہ تیزی سے اس کی طرف بڑھی۔

سمیر۔۔۔یہ سب کیا ہو گیا؟

بشر کا نشانہ اب زرتشہ پر تھا جو سمیر کا سر گود میں رکھے آنسو بہا رہی تھی۔

سمیر کی نظر اس پر پڑ چکی تھی۔ سمیر نے بہت ہمت کرتے ہوئے گولی چلادی۔

گولی بشر کے ہاتھ پر جا لگی اور اس کے ہاتھوں سے بندوق دور جا گری۔

بشر کے ہاتھ سے بہتا خون دیکھ کر اس کی بیوی اس کی طرف بڑھی۔

خضر کی حالت خراب ہوتی دیکھ بھابی زور سے چلا رہی تھی اور زرتشہ کو برا بھلا بول رہی تھی۔

سمیر زرتشہ کا ہاتھ تھامے مسکرا دیا اور زرتشہ کا ہاتھ سمیر کے خون سے بھر چکا تھا۔

وہ رو رہی تھی۔۔۔نہی سمیر تم مجھے چھوڑ کر نہی جا سکتے۔

سمیر درد میں بھی مسکرا رہا تھا۔

محلے والے جمع ہو چکے تھے اور زرتشہ کو سمیر کے ساتھ دیکھ کر زہر بھری باتیں کر رہے تھے۔

زرتشہ نے اپنے ارد گرد نظر دوڑائی۔۔ہر طرف خون بکھرا ہوا تھا۔

ایک طرف زرتشہ کے جان سے پیارے بھائی خون سے لتھڑے پڑے تھے اور دوسری طرف

اس کا شوہر اس کی نظروں کے سامنے تڑپ رہا تھا۔

دیکھتے ہی دیکھتے سمیر کا سانس اکھڑنے لگا اور اس کی آنکھیں بند ہو گئیں۔

زرتشہ چلانے لگی۔

نہی۔۔۔ سمیر تم مجھے چھوڑ کر نہی جا سکتے۔

سمیر اٹھو۔۔۔ وہ زور زور سے چلا رہی تھی مگر یہاں اس کی آواز سننے والا کوئی نہی تھا۔

نہی سمیر۔۔۔۔۔۔

زرتشہ چلاتی ہوئی اٹھ بیٹھی۔ یہ ایک خواب تھا۔

اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو چکی تھی۔ حیرانگی سے کمرے میں اِدھر اُدھر دیکھ رہی تھی مگر یہاں کوئی نہی تھا۔

اوہ۔۔۔ یہ ایک بھیانک خواب تھا۔ شکر ہے یہ بس خواب ہی تھا حقیقت نہی۔۔۔۔

اس نے سائیڈ ٹیبل کی طرف ہاتھ بڑھایا تو پانی کا جگ خالی تھا۔

وہ جگ اٹھائے کچن کی طرف بڑھ گئی۔ فریج سے پانی کی بوتل نکال کر جگ میں ڈالا اور واپس کمرے میں آ گئی۔

گلاس میں پانی ڈالا اور سارا گلاس ایک ہی سانس میں ختم کر ڈالا۔

یہ بہت برا خواب تھا مجھے یونیورسٹی چلی جانا چاہیے اس سے پہلے کہ سمیر یہاں پہنچے۔۔۔

ہاں یہی ٹھیک رہے گا!

میں کل صبح ہی یونیورسٹی چلی جاوں گی۔ اگر سمیر یہاں آیا تو بہت برا ہو گا اور اگر لالہ کو پتہ چل گیا اس نکاح کے بارے میں تو پتہ نہی کیا قیامت آئے گی اس گھر میں۔

سمیر یہ کیا کر دیا تم نے، میری زندگی میں پہلے مشکلات کم تھیں جو تم نے ایک نیا عذاب میرے گلے میں ڈال دیا۔

وہ آنسو بہاتی ہوئی سونے کے لیٹ گئی مگر نیند آنکھوں سے بہت دور تھی۔ پچھلے ایک ہفتے سے اس کی ہر رات یونہی جاگ کر گزر رہی تھی۔

صبح ہوتے ہی بھابیوں کی فرمائشیں شروع ہو جاتی، زرتشہ یہ کر دو وہ کر دو۔

بس اسی طرح ایک ہفتہ گزر گیا۔ زرتشہ کے دل میں ہر وقت سمیر نام کا ایک ڈر سا منڈلاتا رہتا۔ پتہ نہی کیا ہو گا جب سب کو اس نکاح کے بارے میں پتہ چلے گا۔ بس اسی سوچ میں اس کے دن اور رات گزرتے۔

ابھی زرتشہ انہی سوچوں میں گم تھی کہ اسے نیچے صحن سے کسی کی باتوں کی آواز سنائی دی۔

وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکل کر نیچے کی طرف بڑھی۔ سامنے کا منظر زرتشہ کے ہوش اڑا دینے کو کافی تھا۔

وہ نیلم اور نازیہ تھیں۔ وہ دونوں زرتشہ کی بھابی سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھیں۔

زرتشہ کے قدم وہی سیڑھیوں پر ہی تھم گئے۔

نیلم کی نظر سیڑھیوں پر کھڑی زرتشہ پر پڑی تو وہ دونوں اس کی طرف بڑھی۔ مگر وہ دونوں نہی ان کے ساتھ ایک برقعہ پوش خاتون بھی تھی۔ وہ بھی زرتشہ کی طرف بڑھی۔

زرتشہ ان دونوں سے گلے ملی جبکہ اس پردہ پوش سے بس ہاتھ ملانے پر ہی اکتفا کیا۔

بس یہی کھڑی رہو گی یا ان کو بٹھاو گی بھی، بھابی کی آواز پر زرتشہ چونک کر اوپر کی طرف بڑھی۔

کمرے میں پہنچ کر زرتشہ نے نازیہ اور نیلم دونوں کو سوالیہ نظروں سے گھورا۔ جس کا مطلب تھا کہ یہ برقعہ والی عورت کون ہے۔

نیلم اور نازیہ نے پریشانی سے پہلے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر اس پردہ پوش کی طرف۔

زرتشہ لگتا ہے میں اپنا فون گاڑی میں بھول گئی اور گاڑی بھی تو پارک کرنی ہے تو ہم دونوں تھوڑی دیر میں واپس آ جائیں گی۔

نازیہ بولتی ہوئی نیلم کو بازو سے کھینچتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔

زرتشہ حیران و پریشان سی ان کو جاتے ہوئے دیکھنے لگی۔

رکو میں بھی آتی ہوں۔۔۔۔

زرتشہ بھی ان کے پیچھے دوڑی مگر ایسا نہیں ہو سکا اس پردہ پوش نے زرتشہ کا بازو تھام لیا اور دروازہ لاک کر دیا۔

نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔۔ زرتشہ نے سر نفی میں ہلایا۔

زرتشہ کی نظر نقاب سے جھانکتی آنکھوں پر پڑی ان آنکھوں کو بہت اچھی طرح پہچانتی تھی وہ۔

چہرے سے نقاب ہٹا اور زرتشہ کو جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا۔

سامنے سمیر کھڑا تھا جو بے زاری سے برقعہ اتارنے میں مصروف تھا۔

زرتشہ دونوں ہاتھ منہ پر رکھے پھٹی پھٹی نگاہوں سے سمیر کو دیکھ رہی تھی۔

New Era Magazine

آخر کار سمیر برقعہ اتارنے میں کامیاب ہوا اور صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھ کر سانس بحال کرنے لگا۔

سمیر۔۔۔زرتشہ نے دھیمی آواز میں اسے پکارا۔

یہ سب کیا ہے سمیر؟

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟

اگر کسی نے تمہیں دیکھ لیا تو؟

تمیں ہر بات مزاق لگتی ہے کیا؟

زرتشہ مدھم آواز میں غصے میں بول رہی تھی۔

کیا تمہارے گھر میں مہمانوں کا استقبال ایسے کرتے ہیں؟

سمیر زرتشہ کے سامنے آرکا۔

سوری مہمان نہی۔۔۔"شوہر ہوں میں تمہارا۔۔۔ سمیر نے جیسے اسے یاد دلایا۔

اچھی بیویاں شوہر کو تم نہی آپ کہہ کر مخاطب کرتی ہیں۔

کمال ہے میں اتنی لمبی مسافت طے کر تم سے ملنے آیا ہوں اور تمہارے مزاج ہی نہی مل رہے۔

خدا کا واسطہ ہے سمیر چپ ہو جاوا گر کسی نے تمہاری آواز سن لی تو مصیبت آجائے گی۔

زرتشہ نے آگے بڑھ کر سمیر کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھا اور اسے مزید بولنے سے روکا۔

یہ یونیورسٹی نہی ہے میرا گھر ہے، تم تو ڈرتے نہی ہو کسی سے مگر میں بہت ڈرتی ہوں اپنے رشتوں کو کھونے سے وہ سمیر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بول رہی تھی۔

New Era Magazine

سمیر نے زرتشہ کا ہاتھ ہٹایا۔

"اب اتنا بھی فائدہ مت اٹھاو، میرے قریب آنے کا اچھا بہانہ ہے۔

زرتشہ اسے گھورتی ہوئی پیچھے ہٹی جلد بازی میں اسے اندازہ ہی نہی ہوا وہ سمیر کے کتنے قریب کھڑی تھی۔

خیر اب اتنا بھی مت ڈرو، شوہر ہوں تمہارا پاس آ کر کوئی گناہ نہی کیا تم نے، سمیر واپس صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"یہ شوہر، شوہر کیا لگا رکھی ہے؟

چپ ہو جاو پلیز!

"زبردستی کے شوہر ہو تم، میں نے کوئی شوق سے رشتہ نہی جوڑا تم سے اسی لیے بہتر ہے کہ تم کسی قسم کی امید مت لگانا مجھ سے"

مجھے بھی کوئی شوق نہی ہے کہ تم سے کوئی امید لگاوں۔

تمہاری سہیلیاں ہی مری جا رہی تھیں تم سے ملنے کے لیے، ان کو لگتا تھا کہ بس میں ہی تمیں یونیورسٹی واپس لا سکتا ہوں کیونکہ تم میری وجہ سے یونیورسٹی چھوڑ کر آئی تھی۔

سمیر چہرے پر غصیلے تاثرات لیے بولا۔

چپ چاپ صبح یونیورسٹی چلو تا کہ میری جان چھوٹے۔۔۔

تم ان کے کہنے پر آئے ہو یہاں؟

زرتشہ کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔

New Era Magazine

"تو اور کیا؟

"تمہارے لیے تھوڑی ناں آیا ہوں، میری مجبوری تھی یہاں آنا"

اب پلیز ان دونوں کو ان کا کمرہ دکھاو اور کمرے کی لائٹ بند کر کے سو جاو مجھے بہت نیند آ رہی ہے۔مزید بحث کرنے کا موڈ نہی ہے میرا۔

سمیر اے سی آن کرتے ہوئے بیڈ پر لیٹ گیا اور زرتشہ کمرے کی لائٹ بند کرتی ہوئی باہر کی طرف بڑھی۔

نیلم اور نازیہ کمرے کے باہر ہی کھڑی تھیں۔

زرتشہ ان دونوں کے ساتھ دوسرے کمرے میں چلی گئی۔

یہ تم دونوں نے ٹھیک نہی کیا سمیر کو یہاں زبردستی لا کر۔

زرتشہ اب تم ہی بتاو ہم کیا کرتیں، ہمیں تمہاری فکر ہو رہی تھی۔

ایک ہفتہ ہو چکا ہے تم بنا بتائے یہاں آگئی۔ مجبوراً ہمیں سمیر سے بات کرنی پڑی۔

تمہاری پڑھائی بھی تو خراب ہو رہی تھی۔

تم دونوں آرام کرو تھک گئی ہو گی۔ کھانا لا دوں؟

اس بارے میں یونیورسٹی میں بات ہو گی۔

نہی کھانا ہم نے راستے میں کھا لیا تھا بس اب تم اپنے کمرے میں جاو۔ کہی ایسا نا ہو کہ کوئی تمہارے کمرے میں چلا جائے۔

اس وقت اس لیے آئے ہم کیونکہ سب سو رہے ہو گے اگر صبح آتے تو سب سمیر کو پہچان لیتے۔

New Era Magazine

تم لوگ آرام کرو، میں چلتی ہوں۔

زرتشہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

کمرے میں پہنچ کر دروازہ بند کیا اور سمیر کی طرف دیکھا جو بڑے مزے سے سو رہا تھا۔

ایسے سو رہا تھا جیسے اپنے کمرے میں ہو اور کوئی پریشانی ہی نا ہو اسے۔

زرتشہ کا دل چاہا اپنا سر دیوار میں دے مارے۔

"اب آ کر لیٹ بھی جاو کب تک مجھے گھورتی رہو گی، اب تمہارا ہی ہوں پوری زندگی پڑی ہے مجھے دیکھنے کے لیے مگر اب سو جاو"

سمیر کی نیند میں ڈوبی آواز زرتشہ کے کانوں میں پڑی تو وہ چونک کر سمیر کی طرف بڑھی۔

تم یہاں نہی سو سکتے، یہ میرا کمرہ ہے۔

نکلو میرے کمرے سے جاو کسی ہوٹل میں جا کر رات گزارو یا پھر کسی سڑک پر سو جاو مگر یہاں سے جاو۔

"یہ کمرہ تمہارا ہے اور تم میری، اب چپ چاپ سو جاو اور مجھے بھی سونے دو"

سمیر ہڑبڑاتے ہوئے پھر سے سو گیا۔

"زبردستی کے رشتے کبھی کامیاب نہی ہوتے سمیر، ابھی بھی وقت ہے مجھے اس رشتے سے آزاد کر دو اور مجھے میری زندگی جینے دو، ہم دونوں ایک دوسرے سے بہت الگ ہیں۔ ہمارے لیے مشکل ہے ایک ساتھ رہنا، تم مجھے اس زبردستی کے رشتے سے آزاد کر دو پلیز"

New Era Magazine

زرتشہ کی بات پر سمیر اٹھ کر بیٹھ گیا۔چند پل کے لیے سوچ میں پڑ گیا اور پھر زرتشہ کی طرف بڑھا۔

اسے بازو سے کھینچتے ہوئے بیڈ پر لے آیا۔چپ چاپ سو جاو یہاں!

میں کچھ نہی کہتا تمہیں،جیسا تم مجھے سمجھتی ہو میں ویسا بلکل نہی ہوں اور جہاں تک بات ہے اس رشتے کو ختم کرنے کی تو وہ تو اب میرے مرنے کے بعد ہی ختم ہو سکتا۔

"میرے مرنے کی دعا کیا کرو شاید قبول ہو جائے"

یہ تکیہ رکھ لو درمیان میں اس سے آگے نہی آوں گا میں۔۔۔تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہی ہے۔

سمیر اپنے اور زرتشہ کے درمیان تکیے رکھتے ہوئے دوسری طرف سونے کے لیے لیٹ گیا۔

سمیر سو گیا تو زرتشہ بھی سونے کے لیے لیٹ گئی مگر پوری رات سو نہی سکی۔

سمیر کی باتیں اسے مزید الجھا رہی تھیں۔کبھی میرے لیے فکرمندی اور کبھی کا پرواہی۔۔۔آخر تم مجھ سے چاہتے کیا ہو مجھ سے سمیر؟

زرتشہ خود سے سوال کرتی رہی،گالوں پر پھسلتے آنسو ساری رات تکیہ بھگوتے رہے اور اس کی سسکیاں کمرے میں گونجتی رہیں مگر سمیر نے آج ہمیشہ کی طرح ہاتھ بڑھا زرتشہ کے آنسو صاف نہی کیے۔

New Era Magazine

وہ دونوں ہی اپنے احساسات چھپا رہے تھے ایک دوسرے سے، سمیر بظاہر تو سو رہا تھا مگر وہ سویا نہی۔۔زرتشہ کی سسکیوں نے اسے سونے ہی نہی دیا۔وہ بس یہی سوچتا رہا کہ آخر وہ یہاں آیا ہی کیوں ہے۔

کیا میں سچ میں زرتشہ سے محبت تو نہی کر بیٹھا؟

اگر محبت تھی تو پھر بدلہ لینے کے لیے اتنا بڑا قدم کیوں اٹھایا میں نے؟

مجھے زرتشہ کو سب کچھ بتا دینا چاہیے اسے سب بتا دیتا ہوں میں نے یہ نکاح کیوں کیا!

وہ زرتشہ کی طرف پلٹا ہی تھا کہ زرتشہ کے بہتے آنسو اور سسکیاں سن کر واپس پلٹ گیا۔

وہ اتنا کمزور نہی ہو سکتا کہ ایک لڑکی کہ آنسو دیکھ کر پگھل جائے۔

نہی آج نہی!

"تمہارے یہ آنسو ہر بار میرا پتھر دل پگھلا دیتے ہیں مگر آج نہی زرتشہ،میں اس لمحے کمزور نہی پڑنا چاہتا،مجھے سہی وقت کا انتظار کرنا ہو گا"

سہی وقت آنے پر ہی سچ بتاوں گا میں تمہیں۔۔۔

دھڑکنوں میں بسے ہو تم

دل مسلسل انکار پر ہے

کیسے بتائیں تجھے کتنا ہیں چاہتے

دل مسلسل انکار پر ہے

تم جو رکھ دو ہاتھ اس دل پر
دھڑکنوں کو قرار مل جائے مگر
دل مسلسل انکار پر ہے
نادان ہے یہ دل
سمجھتا نہی تم میرے ہو
یہ نا سمجھے نا سمجھ ٹھہرا
تم خود ہی سمجھ جاو کہ۔
دل مسلسل انکار پر ہے۔

دونوں اسی طرح سوچوں میں گم رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔

زرتشہ نماز ادا کرنے کے بعد اپنا بیگ پیک کرنے میں مصروف ہو گئی۔جب زرتشہ وضو کرنے کے بعد کمرے میں آئی تو سمیر کمرے میں نہی تھا۔نازیہ نے اسے بتایا کہ سمیر ہمیں راستے میں مل جائے گا۔وہ کسی ضروری کام سے باہر گیا ہے۔تم فکر مت کرو کسی نے نہی دیکھا اسے جاتے ہوئے۔یہاں سے جانے کے بعد مجھے سمیر کی کال آئی تھی۔

ناشتہ کرنے کے بعد زرتشہ بھائیوں سے مل کر اپنے کمرے میں آ گئی۔دونوں بھائی کام دکان کے لیے چلے گئے۔

زرتشہ اپنا بیگ لے کر گاڑی کی طرف بڑھی۔

New Era Magazine

نیلم اور نازیہ گاڑی میں زرتشہ کا انتظار کر رہی تھیں۔

ارے تمہاری وہ برقعہ والی دوست کہاں ہے؟

بھابی گاڑی کے پاس آرکی۔

وہ۔۔۔وہ بھابی۔۔زرتشہ کے ڈر کے مارے لاتھ پاوں پھولنے لگے۔

وہ صبح جلدی چلی گئی اپنے گھر،اس کا بھائی لے گیا اسے۔

جواب نازیہ کی طرف سے آیا۔وہ گاڑی کے دروازے پر کہنی ٹکائے اپنی عینک درست کرتی بڑی مطمئن سی بولی۔

کل رات بتایا تو تھا میں نے آپ کو بھابی۔۔۔جب سے اس کا رشتہ ہوا ہے وہ پردہ کرتی ہے اور کیونکہ اس کے سسرال والے نہی چاہتے وہ پڑھائی کرے اسی لیے وہ رات کے اندھیرے میں ہی یونیورسٹی سے آتی ہے۔

ہاں ہاں یاد آگیا۔۔۔بھابی مطمئن سی واپس پلٹ گئی اور زرتشہ اپنی بے ترتیب دھڑکنوں کو سنبھالتی گاڑی میں بیٹھ گئی۔

نازیہ نے مسکراتے ہوئے گاڑی گیٹ سے باہر نکالی،نیلم نے گیٹ بند کیا اور گاڑی میں بیٹھ گئی۔

گاڑی جیسے ہی گاوں کی حدود سے باہر نکلی انہیں سمیر نظر آیا۔

نازیہ نے گاڑی روک دی۔

سمیر گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے زرتشہ کے ساتھ بیٹھ گیا۔

نازیہ نے گاڑی سٹارٹ کردی۔

یہ کیا بدتمیزی ہے سمیر؟

تمہارا عبایا کہاں ہے؟

زرتشہ کے سوال پر سمیر نے بھنوئیں اچکاتے ہوئے اسے گھورا۔

تو کیا اب میں ہر وقت عبایا پہن کر پھرتا رہوں، پاگل لگتا ہوں میں تمہیں؟

پاگل ہی ہو تم!

اگر کسی نے تمہیں میرے ساتھ دیکھ لیا تو تم نہی جانتے کیا ہو سکتا ہے۔

ویسے بھی میں نے کل رات بہت برا خواب دیکھا تھا۔میں نہی چاہتی کہ وہ خواب سچ ہو۔

مجھے فرق نہی پڑتا۔۔۔سمیر مختصر سا جواب دیتے ہوئے اپنا سر مسلنے لگا۔

ایک تو تمہارے چکر میں پوری رات سو نہی سکا میں، مجال ہے جو مجھ سے ناشتے کا پوچھا ہو، مگر تمہیں تو اپنے فلسفے جھاڑنے سے ہی فرصت نہی ملتی۔

میری وجہ سے نہی سو پائے؟

زرتشہ کو ہنسی آ گئی سمیر کی بات پر۔

تو اور کیا پوری رات تمہاری سسکیوں نے سونے نہی دیا مجھے، پتہ نہی تم لڑکیاں کیسے ساری ساری رات رو کر گزار دیتی ہو۔

تو تم پوری رات جاگ کر میری سسکیاں سنتے رہے مگر یہ نہی پوچھا کہ کیوں رو رہی تھی میں اور تم پوچھو گے بھی کیوں!

تم جانتے ہی ہو کہ تم ہی وجہ ہو میرے رونے کی۔

میں پچھتا رہی ہوں اس دن کو جس دن تم سے ٹکراو ہوا میرا، کاش میں اس دن یونیورسٹی ہی نہ گئی ہوتی، زرتشہ پھر سے رونے کو تیار تھی۔

Oh please...

اب پھر سے آنسو مت بہانے لگ جانا ورنہ ایک منٹ نہی لگے گا مجھے تمہیں گاڑی سے باہر پھینکنے میں، سمیر غصے سے تپ چکا تھا۔

زرتشہ نے ادھر اُدھر نظر دوڑائی۔۔۔ پانی کی بوتل اٹھائی اور تیزی سے سمیر پر الٹ دی۔

زرتشہ۔۔۔ سمیر غصے سے چلایا۔

زرتشہ منہ موڑے گاڑی سے باہر دیکھنے لگی ایسے جیسے کچھ ہوا ہی نا ہو۔

زرتشہ۔۔۔ سمیر نے اسے بازو سے کھینچ کر اپنی طرف متوجہ کیا۔

"یہ آخری بار ہے، آئیندہ ایسی بدتمیزی برداشت نہی کروں گا میں یاد رکھنا"

کیا کر لو گے تم؟

میں ایسی ہی ہوں، جب جب مجھے تم پر غصہ آئے گا میں ایسا ہی کروں گی۔

اتنا تو تم جانتے ہی تھے تو پھر کیوں رشتہ جوڑا مجھ سے، اب زندگی بھر کا رشتہ جوڑا ہے تو یہ سب تو برداشت کرنا ہی پڑے ڈئیر ہسبینڈ!

زرتشہ ایک ایک لفظ چباتے ہوئے بولی۔۔۔ ڈئیر ہسبینڈ تو کچھ زیادہ ہی غصے سے بولی۔

زرتشہ اب تم مجھے غصہ دلا رہی ہو۔۔۔ سمیر بہ مشکل ظبط کرتے ہوئے بولا۔

New Era Magazine

آج تک کسی کی ہمت نہی ہوئی مجھ سے الجھنے کی،ایک تم ہو جس کی بدتمیزیاں میں برداشت کرتا آرہا ہوں،وہ زرتشہ کا بازو چھوڑتے ہوئے پیچھے ہٹا۔

سارے کپڑے گیلے کر دیئے۔۔۔

تو آج سے پہلے جن سے تمہارا پالا پڑا ہے ان میں کوئی زرتشہ خان نہی تھی مگر اب تمہارا پالا زرتشہ خان سے پڑا ہے۔

"نانی یاد نہ کروائی پھر تو پھر کہنا"

آخری بات زرتشہ نے آہستہ آواز میں بولی۔

کچھ کہا تم نے۔۔؟

سمیر غصے سے زرتشہ کی طرف مڑا۔

ناشتہ۔۔زرتشہ نے اپنے بیگ سے ٹفن نکال کر سمیر کی طرف بڑھایا۔

یہ لو ناشتہ کر لو!

ایسے بولتے ہیں ہسبینڈ سے؟

سمیر مزید تپ گیا۔

مجھے نہی کھانا تمہارا سڑا ہوا ناشتہ، جیسی تم خود ہو ویسا ہی ناشتہ بنایا ہو گا سڑا ہوا۔

سمیر کی بات پر زرتشہ کا پارہ ہائی ہو گیا۔

میں سڑی ہوئی لگتی ہوں تمہیں؟

اور کیا۔۔۔جب دیکھو تم لڑنے کو تیار رہتی ہو، کبھی تمہیں مسکراتے ہوئے نہی دیکھا۔

ایسے انسان کو سڑا ہوا ہی کہتے ہو۔

تمہیں تو میں دیکھ لوں گی کریلا کہی کا، زرتشہ بھی اپنی پرانی حالت میں آچکی تھی۔

ہاں ہاں دیکھ لینا، ساری زندگی پڑی ہے لیکن ابھی اپنا منہ دوسری طرف کر لو مجھے شرٹ کے بٹن کھولنے ہیں تاکہ میرے کپڑے خشک ہو جائیں، نازیہ پلیز یہ شیشہ نیچے کر دو۔

تم ایسا کچھ نہی کرو گے، شرم نہی آتی تمہیں تین لڑکیاں بیٹھی ہیں گاڑی میں اور تم شرٹ کے بٹن کھول رہے ہو۔

ان میں دو لڑکیوں کی نظر سامنے سڑک کی طرف ہے جبکہ تیسری لڑکی میری بیوی ہے جو اگر مجھے اس حالت میں دیکھ بھی لے تو کوئی گناہ نہی۔

خیر میں نے تو کہہ دیا اب تمہاری مرضی تم دیکھنا چاہتی تو۔۔۔ سمیر نے شرٹ کے بٹن کھول دیئے اور زرتشہ چند پل اسے گھورنے کے بعد چہرہ دوسری طرف موڑ گئی۔

کمینہ انسان، شرم نام کی کوئی چیز ہی نہی ہے وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑانے لگی۔

زرتشہ یہ ناشتہ دو مجھے بہت بھوک لگی ہے، سمیر نے جان بوجھ کر اسے مخاطب کیا۔

کیوں؟

ابھی تو تم بول رہے تھے کہ سڑا ہوا ناشتہ ہے، تم نہی کھاوگے تو اب کیوں مانگ رہے ہو؟

"ہاں سوچ رہا ہوں جب سڑیل بیوی کے ساتھ زندگی گزارنی ہے تو سڑا ہوا ناشتہ بھی برداشت کرنا پڑے گا، ابھی سے عادت ڈال لوں بہتر ہے"

تمہیں تو میں آج چھوڑوں گی نہی۔۔زرتشہ جنگلی بلی کی طرح سمیر کی طرف بڑھی اس کا ارادہ اس کے بال نوچنے کا تھا مگر سمیر اس کا ارادہ بھانپ گیا اور زرتشہ کے دونوں ہاتھ تھام لیا۔

نہی اب اور نہی !

سمیر کی حالت اور اتنی قربت پر زرتشہ کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔

میرے ہاتھ چھوڑو سمیر۔۔زرتشہ اپنے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرنے لگی۔

چھوڑدوں گا مگر پہلے بولو 'سمیر پلیز میرے ہاتھ چھوڑدیں آئیندہ ایسی غلطی نہی ہو گی۔

میں ایسا کچھ نہی کرنے والی تم ہاتھ چھوڑدو میرے ورنہ اچھا نہی ہو گا۔

اچھا کیا کرلو گی تم ؟

دیکھو خود کو اس وقت تم میری قید میں ہو۔

"مرد یہی تو چاہتا ہے عورت کو بیوی نہی اپنی غلام بنانا چاہتا ہے،،

تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ تم مجھے مرد ماننے لگی ہو، سمیر کا لہجہ تھوڑا طنزیہ تھا۔

سیلفی بہت اچھی آئے گی ہماری کیا خیال ہے ؟

اس سے پہلے کہ زرتشہ کوئی جواب دیتی سمیر نے فون کا فرنٹ کیمرہ آن کیا اور سیلفی بنانے لگا۔

نہی۔۔ نہی سمیر ایسا مت کرو پلیز میرے ہاتھ چھوڑدو آئیندہ ایسا نہی ہو گا۔

ہمممم۔۔۔یہ ہوئی ناں بات۔۔۔ بڑی جلدی مان گئی 'سمیر نے اس کے ہاتھ چھوڑدیئے تو زرتشہ اسے گھورتے ہوئے پیچھے ہٹی۔

میری پکچرز ڈیلیٹ کرو ابھی !

ہاں کر رہا ہوں۔۔۔یہ دیکھو ہو گئیں، سمیر نے ساری پکچرز سلیکٹ کرتے ہوئے فون زرتشہ کے سامنے لہرایا اور اوکے پر کلک کر دیا۔

مجھے بھی کوئی شوق نہی ہے سڑی ہوئی تصویریں رکھنے کا۔

وہ دونوں اسی طرح لڑائی کرتے رہے، آخر کار زرتشہ سو گئی۔نازیہ گاڑی ڈرائیو کرتی رہی اور دونوں زرتشہ اور سمیر کی لڑائی سے بھی لطف اندوز ہوتی رہی مگر پیچھے مڑ کر دیکھنے کی ہمت کسی نے نہی کی۔

وہ دونوں خوش تھیں زرتشہ کے لیے وہ پھر سے پرانی زرتشہ بن چکی تھی۔

زرتشہ کو سوتے دیکھ سمیر نے بھی سکھ کا سانس لیا اور آنکھیں بند کیے وہ بھی سونے کی کوشش کرنے لگا۔

(جاری ہے)

New Era Magazine

نوٹ

جا تجھے معاف کیا پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہوا گر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تا کہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)

New Era Magazine